© rasailojaraid.com

کے شوہر بھی آپ کی طرح کارکن بن جائیں گے۔ فی الوقت گھر کے ماحول کو پُرسکون اور مودت و رحمت سے معمور کیجیے۔ یہی دعوتی حکمت کا تقاضا ہے۔ (پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد)

شادی سے قبل ملاقاتیں

س: ایک پڑھا لکھا اور تعلیم یافتہ نوجوان یہ سمجھتا ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا افہام و تفہیم کے لیے ملنا جلنا اور تبادلۂ خیالات کوئی زیادہ بری چیز نہیں۔ اس کے خیال میں قباحت تو لازم ہے مگر خلوصِ نیت اور مقاصد کی بلندی کے پیشِ نظر "چھوٹی برائی والا نظریہ" قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ مخصوص حالات میں اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے جھوٹ اور حرام تک جائز ہے تو پھر خوش گوار ازدواجی زندگی کے نقطۂ نظر سے لڑکے اور لڑکی کا تنہا ملنا جلنا کیوں جائز نہیں، جب کہ والدین بھی صورت حال سے آگاہ ہوں اور رضامند ہوں۔ براہِ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کیجیے کہ شادی سے پہلے فریقین کے لیے کم سے کم حدود کا تعین کیا ہے؟

ج: شادی سے قبل لڑکے اور لڑکی کا "افہام و تفہیم کے لیے ملنا جلنا" اور "بالغ ذہنی" اور کسی نفسانی جذبات سے بلند ہو کر باہم تبادلۂ خیال کرنا بظاہر بہت معصوم اور بے ضرر سی بات نظر آتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اسلام اہل ایمان کے درمیان حُسنِ ظن ہی کو اصل اور مثبت بنیاد قرار دیتا ہے اور سوءِ ظن سے منع کرتا ہے لیکن بات صرف یہ نہیں ہے کہ کتنی اچھی نیت کے ساتھ یہ بات چیت کی جا رہی ہے۔ ایک ایسا کام جو بجائے خود غلط ہو، نیک نیتی اور بالغ نظری کے ساتھ کرنے سے درست نہیں بن سکتا۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اسلام کے اخلاقی نظام میں غیر محرموں کے درمیان تنہائی یا خلوت کے بارے میں کیا حکم پایا جاتا ہے۔

ہمارا عام مشاہدہ یہی ہے کہ روایتی معاشروں میں شادیاں عموماً خاندان یا برادری ہی میں ہوتی ہیں اور چونکہ خاندان کے افراد ایک دوسرے کے مزاج اور پسند ناپسند سے واقف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے ہیں اس لیے شادی سے قبل یہ ضرورت محسوس نہیں کی جاتی کہ لڑکے یا لڑکی کا تفصیلی انٹرویو یا اس کے ساتھ ایک تحقیقاتی ملاقات کرنے کے بعد رشتے کے مناسب ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔ شہری معاشروں میں جہاں پہلے سے واقفیت نہیں پائی جاتی، یہ سوال اٹھتا ہے کہ لڑکی یا لڑکے کی قبل از نکاح ملاقات کہاں تک ایک دوسرے کو پسند ناپسند اور مزاج سے واقف کرنے میں مفید ہوسکتی ہے۔

نفسیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو شادی جیسے اہم اور نازک معاملے میں اس نوعیت کی ملاقات عموماً انتہائی مصنوعی اور غیر حقیقی ماحول میں ہوگی۔ ایک لڑکی ہی نہیں، لڑکا بھی جب اس صورتِ حال میں ہو تو معلومات کا تبادلہ مصنوعی ہی ہوگا اور اصل چہرہ ہمیشہ چھپا رہے گا۔

جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے، اسلام دین فطرت ہونے کے سبب انسانی زندگی کے تمام معاملات کو ایک اخلاقی ضابطے (مقاصدِ شریعہ) کی روشنی میں طے کرتا ہے۔ سب سے پہلے وہ نکاح کو محض ایک مادی ضرورت نہیں سمجھتا بلکہ اسے تکمیلِ ایمان کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ مجرد افراد کے نکاح کروانے کو ریاست اور افرادِ معاشرہ کی ایک ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ ساتھ ہی ایک لڑکی کو یہ حق بھی دیتا ہے کہ وہ اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار آزادانہ طور پر کر سکے اور اگر اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر دیا جائے تو اسے فسخ کروا سکے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس رشتۂ مودت و رحمت کے وجود میں آنے سے قبل اگر لڑکا لڑکی کے چہرے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اسے یہ حق حاصل ہو۔ حدیث شریف میں واضح طور پر مثال ملتی ہے کہ ایک ایسے قبیلے کی لڑکی کے رشتے کے بارے میں جس میں عموماً لڑکیوں کی آنکھ میں کوئی عیب پایا جاتا تھا حضور نبی کریمؐ نے ایک صحابیؓ کو یہ اجازت دی کہ وہ شادی سے قبل لڑکی کا چہرہ ایک نظر دیکھ لیں۔ اس حدیث کے مفہوم کو وسعت دیتے ہوئے یہ قیاس کرنا کہ نہ صرف چہرہ بلکہ مفصل ملاقاتیں تحقیق مزاج کے لیے کر لی جائیں، شارع علیہ السلام کی اجازت کا بالکل ناجائز استعمال ہوگا۔

جہاں تک سوال ''کم تر برائی'' کا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ شیطان اپنے تمام وار اسی راستے سے کرتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسی حرام بات نہیں ہے چاہے اس میں کراہیت پائی جائے۔ اسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح وہ مکمل حرام تک پہنچاتا ہے۔ جو دین غض بصر، نفس صوت، چلنے کے آداب، سوال کا جواب دینے کے آداب وحی الٰہی کے ذریعے متعین کر دیتا ہو اور شارع علیہ السلام کے ذریعے غیر محرموں کے تنہائی میں ایک چھت کے نیچے بیٹھنے کو حرام قرار دیتا ہو، اس میں یہ گنجایش نکالنا دین کے ساتھ زیادتی ہے۔ بجائے ''کم تر برائی'' میں پڑنے کے کیوں نہ بھلے طریقوں کو اختیار کیا جائے کہ ایک نوجوان جن افراد پر پورا اعتماد کرتا ہو، مثلاً اس کی والدہ، بہن، خالہ، پھوپھی یا بھاوج یا کوئی اور قریبی عزیز خاتون، اس کے ذریعے لڑکی کے بارے میں جو معلومات درکار ہوں ان کی تحقیق کر لے اور ساتھ ہی استخارہ کر کے دل کو یکسو کر لے۔ اچھی نیت کے ساتھ ایک ممنوع کام کرنا، اسلام کے اخلاقی ضابطے کے منافی ہے۔ adjustment کے جو مراحل نکاح کے بعد ہر شادی شدہ جوڑے کو پیش آتے ہیں انھیں نکاح سے قبل گزار لینے کی خواہش نہ مسئلے کا حل ہے اور نہ شادی کو زیادہ خوش گوار بنانے میں مدد کرتا ہے۔

مغربی تہذیب میں dating کا رواج اسی غرض سے عام ہوا کہ شادی سے قبل محض ایک دوسرے کو جاننے کے لیے معصوم سی ملاقات کر لی جائے۔ لیکن یہی مغربی تہذیب میں فساد، فحاشی، اخلاقی بے راہ روی اور بداخلاقی کا ذریعہ بن گیا۔ انسان وہی ہے جو دوسروں کی غلطیوں سے سبق لے اور شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔ (ا - ا)

مولانا فضل ربی ۱۳ دسمبر ۲۰۰۲ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون- دسمبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں ''رسائل و مسائل'' کے تحت ان کے جوابات ہم نے پہلی مرتبہ شائع کیے اور امید تھی کہ ان کے تعاون سے یہ سلسلہ جاری رہے گا لیکن اللہ کی مرضی!

مولانا فضل ربی مرحوم معروف عالم دین تھے، دعوہ اکیڈمی اسلام آباد سے وابستہ رہے اور اس کے رسالے دعوہ میں سوالات کے جواب دیتے تھے۔ وفات کے وقت سید مودودی انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ میں تدریسی فرائض انجام دے رہے تھے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com